ہوئے ہے۔ اس کا یہ شاندار رسالنامہ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ اگر معاشرے کے کارپردازوں کو مصلحتوں کے گردابوں سے نکل کر سوچنے کا موقع مل سکتا تو وہ اس نوجوان قوت کو کسی سیاسی سودا بازی کے بغیر اصلاح و تعمیر کے مواقع دے کر (مدد دے کر نہیں) نہ صرف تعلیم گاہوں کی فضا کو الحاد و نفس پرستی اور اخلاقی بحران سے بچانے کا ذریعہ بنتے بلکہ مجموعی طور پر معاشرے کی فضا بھی ان کے کردار سے متاثر ہوتی ۔ لیکن سوئے اتفاق اساتذہ اخلاقی قدروں سے تہی دامن طلبہ اور غنڈہ عناصر کی گروہ بندیوں کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ جب ان کو حکومت کی سخت گیر پالیسی کا نشانہ بھی بننا پڑا تو ان کے کیے ہوئے تعمیری کام کو اتنا نقصان پہنچا کہ اب تعلیم گاہوں میں لادینیت، مغربی ثقافت اور لڑکوں اور لڑکیوں کے اختلاط کی لہریں پہلے سے کہیں بلند ہو چکی ہیں۔

معلوم نہیں یونینوں کو ممنوع ٹھہرا کر ان فلاح پسند نوجوانوں میں نامطلوب ردعمل پیدا کرنے کی سعی کا خیال کس ذہن میں آیا؟ اب وہی ذہن یہ نتیجہ بھی نکالے کہ بھلا کس کا ہوا اور کس شکل میں ہوا؟ ——— اور کیا اب تعلیم گاہیں ہنگاموں سے پاک ہیں؟

یہ چند الفاظ میں نے ان احساسات کو پڑھ کر لکھے ہیں جو سالنامے کے اداریے اور دوسری تحریروں میں منعکس ہیں۔

میرا البم | از جناب خرم جاہ مراد ۔ ناشر: حلقۂ خواتین پاکستان (پتہ درج نہیں)، صفحات: ۲۴
قیمت: اردو پیہ تبلیغ کے لیے فی سینکڑہ ۵۰/- روپے۔

ہر طرف تصویریں ہی تصویریں ہیں۔ مگر بعض تصویریں وہ ہوتی ہیں جنھیں آدمی دل میں اتار کر اپنے لیے ایک روحانی البم تیار کرتا ہے۔ مراد صاحب حمد خدا کے بعد لکھتے ہیں کہ "سب سے خوبصورت، دلآویز اور دلربا تصویر ایک اچھے انسان کا اچھا اسوہ ہے۔" دراصل خرم جاہ مراد کا البم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی مختلف تجلیات کا آئینہ دار ہے۔ جو واقعات و حوادث کے بدلتے ہوئے پس منظروں میں ظاہر ہوتی رہیں۔ نہ صرف زورِ حکمت و ادبیت بلکہ ایمان و الٰہیت کی گرمی بھی اس مختصر سے رسالے میں نمایاں ہے۔ خوش نصیبی ہے کہ آدمی ایسی چیزوں سے استفادہ کرے،